112116-جس شخص پر تہمت لگائی گئی ہو وہ تہمت لگانے والے کو معاف کر کے اس سے حد ختم کر سکتا ہے؟

سوال

کیا جس شخص پر تہمت لگائی گئی ہو وہ تہمت لگانے والے کو معاف کر کے اس سے حد ختم کر سکتا ہے؟

پسندیدہ جواب

"قذف" کسی شخص پر زنا کی تہمت کو کہتے ہیں، چنانچہ جو شخص کسی پاکباز شخص پر تہمت لگائے تو اس پر حد قذف واجب ہوتی ہے، فرمانِ باری تعالی ہے :

{وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً}.

ترجمہ: اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں انھیں اسی کوڑے لگاؤ۔ النور/4

تہمت کی سزا اصل میں جس پر تہمت لگائی گئی ہے اُسکا حق ہے، کیونکہ سزا کا مقصد اُسکی پاکبازی کا اظہار ہے، اور یہی وجہ ہے کہ تہمت کی سزا اس وقت تک نہیں دی جاتی جب تک وہ اِسکا مطالبہ نہیں کرتا، یہی ائمہ اربعہ (ابو حنیفہ، مالک، شافعی، اور احمد) کا مذہب ہے۔

بلکہ اگر تہمت لگائے گئے شخص نے حد لگانے کا مطالبہ کیا پھر بعد میں اُس نے معاف کر دیا تو حد نہیں لگائی جائے گی، بالکل ایسے ہی جیسے قصاص کے مطالبے کے بعد معاف کر دے۔

چنانچہ ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنی" (12/386) میں کہتے ہیں :

"تہمت کی سزا لگانے کیلئے تہمت لگائے گئے شخص کا مطالبہ معتبر ہوگا، کیونکہ یہ اُسی کا حق ہے، چنانچہ اسکے مطالبے کے بغیر حد نہیں لگائی جائے گی، جیسے اُسکے دیگر حقوق میں کیا جاتا ہے۔۔۔ چنانچہ اگر وہ حد لگانے کا مطالبہ کرنے کے بعد تہمت لگانے والے کو معاف کر دے تو سزا ختم ہو جائے گی، شافعی بھی اسی بات کے قائل ہیں" کچھ تبدیلی اور اختصار کے ساتھ اقتباس مکمل ہوا۔

اور "زاد المستقنع" میں ہے کہ : "وَهُوَ حَقٌّ لِلْمَقْذُوفِ" ترجمہ : "یہ تہمت لگائے گئے شخص کا حق ہے"

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ اسکی شرح میں کہتے ہیں :

وہو یعنی : حد قذف، حق للمقذوف جس پر تہمت لگائی جا رہی ہے اُسکا حق ہے، اللہ کا حق نہیں، جبکہ ابو حنیفہ کہتے ہیں : یہ اللہ کا حق ہے۔

چنانچہ تہمت لگائے جانے والے شخص کا حق ہونے کی وجہ سے اگر متہم شخص معاف کر دے تو یہ حد ساقط ہو جائے گی، لہذا زنا کی تہمت لگانے کے بعد اگر متہم -جس پر تہمت لگائی گئی- شخص نے معاف کر دیا تو حد ساقط ہے؛ کیونکہ یہ اُسی کا حق ہے، جیسے اُسکے کسی پر کچھ درہم قرض تھے تو معاف کرنے کی وجہ سے ساقط ہو جائیں گے۔

اور نہ ہی متہم شخص کے مطالبے کے بغیر حد قذف لگائی جائے گی، چنانچہ جب تک متہم شخص مطالبے نہیں کریگا، ہم تہمت لگانے والے شخص کو کچھ نہیں کہیں گے، چاہے حکمران تک یہ بات کیوں نہ پہنچ جائے، پھر بھی حد نہیں لگائی جائے گی؛ صرف اِسی وجہ سے کہ یہ متہم شخص کا حق ہے، چنانچہ جب تک یہ متہم کا حق تصور ہوگا اس وقت تک ہم اِسکے درپیش نہیں

ہونگے، یہاں تک کہ صاحبِ حق- متہم شخص-اسکا خود مطالبہ کرے۔۔۔

حد قذف متہم شخص کا حق ہے، اس بنا پر کچھ احکام مرتب ہوتے ہیں، جن میں سے یہ ہیں :

اول : متہم شخص کے معاف کرنے سے ساقط ہوجائے گی۔

دوم :اس وقت تک سزا نہیں دی جائے گی جب تک متہم شخص مطالبہ نہ کرے۔۔۔ راجح یہی ہے کہ یہ متہم شخص کا حق ہے" انتہی مختصراً

"الشرح الممتع"(286-14/284)

مزید کیلئے دیکھیں : "المجموع"(22/128)، حاشیۃ الدسوقی"(6/331)

واللہ اعلم.